شعبة توعية الجاليات بالدمام
ISLAMIC DA'WAH & GUIDANCE CENTER
احکام و آدابِ مریض
أحكام المريض وآدابه
أردو
URDO

احکام وآدابِ مریض

تالیف

فضیلۃ الشیخ عبداللہ بن جاراللہ بن ابراہیم الجاراللہ

مترجم

عبدالرحیم دسیاراعین السراجی

تقدیم ومراجعہ : فضیلۃ الشیخ ابوعدنان محمد منیر قمر

شعبہ توعیۃ الجالیات دمام ۸۰۵۴۴۴۵ . ۸۲۷۲۷۷۲

ح مكتب توعية الجاليات بالدمام، ١٤٢٩ هـ

فهرسة مكتبة الملك فهد الوطنية أثناء النشر

مكتب توعية الجاليات بالدمام
أحكام المريض وآدابه / مكتب توعية الجاليات بالدمام .
عبدالرحيم السراجي - الدمام . ١٤٢٩هـ
٤٠ ص - ١٧X١٢
ردمك : ١ - ٦ - ٩٩٦٥ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨
١- الاحكام الشرعية ٢- الاسلام والطب ٣- العبادات
أ- السراجي . عبدالرحيم (مترجم) ب. العنوان
ديوي ٢٥٠ ١٤٢٩/٩٦٠

رقم الإيداع : ١٤٢٩/٩٦٠
ردمك : ١ - ٦ - ٩٩٦٥ - ٩٩٦٠ - ٩٧٨

تقديم

ان الحمد لله نحمده ونستعينه ، ونستغفره ، ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا ، من يهده الله فلا مضل له ، ومن يضلل فلا هادی له ، وأشهد أن لا اله الا الله وحده لاشريک له ، وأشهد أن محمداً عبده ورسوله أما بعد :

قارئین کرام ! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اسلام دین فطرت ہی نہیں دین کامل بھی ہے اور اس بات کی شہادت خود اللہ تعالیٰ نے سورۃ المائدہ کی آیت ۳ میں یوں دی ہے :

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِی وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾

"آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام کو پسند کر لیا ہے"

اسلام کا دین کامل ہونا اس بات کا متقاضی تھا کہ جس طرح تندرست وتوانا مسلمان کیلئے طہارت ونماز کے مسائل واُحکام واضح طور پر کتب حدیث میں آئے ہیں اسی طرح مریض و بیمار کیلئے بھی انکے حسب حال اُحکام ہوں اور ایسا ہی ہے کہ مرض و عذر کی حالت میں بیمار کس طرح طہارت حاصل کرے اور نماز کیسے ادا کرے؟ ان سوالوں کے جوابات بھی اہل علم نے قرآن وسنت کی روشنی میں واضح کئے ہیں .

زیرِ نظر رسالہ معروف سعودی عالم شیخ عبداللہ بن جار اللہ بن ابراہیم الجار اللہ کی تالیف ہے جسکا سادہ وعام فہم اردو ترجمہ ہمارے فاضل دوست جناب شیخ عبدالرحیم صاحب السراجی نے

کیا ہے ۔ جسے میں نے لفظ بہ لفظ پڑھا ہے . ترجمہ رواں دواں سلیس وسادہ اور شستہ وصاف ستھرا ہے .

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے فاضل دوست کے اس عمل کو قبول فرمائے اور انہیں ایسے مزید علمی کام سرانجام دینے کی توفیق سے نوازے آمین یاالہ العالمین .

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ابوعدنان محمد منیر قمر

ترجمان

سپریم کورٹ الخبر وداعیہ متعاون

مراکز الجالیات الظہران والخبر والدمام

١٤٢٨/٩/٣ھ

احکام وآدابِ مریض

تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں اور درود وسلام ہو خاتم الانبیاء ﷺ اور آپ کے آل واصحاب رضی اللہ عنہم پر.

میرے مریض بھائیو! حمد وثناء اور درود وسلام کے بعد سائلوں کی مانگ پوری کرنے والے اللہ سے دعا ہے کہ وہ آپ لوگوں کو شفا دے اور دنیا وآخرت میں آپ کی حفاظت فرمائے، اور آپ پر اپنی ظاہری وباطنی نعمتوں کو عام کرے، نیز آپ کو ان لوگوں میں سے بنائے جن پر جب وہ انعام کرتا ہے تو وہ اس کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور آزماتا ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب گناہ کرتے ہیں تو مغفرت طلب کر لیتے ہیں پس یہ تین امور دنیا وآخرت میں بندے کے لئے سعادت اور کامیابی کی نشانی ہیں اسلئے کہ انسان دو حالتوں سے خالی نہیں ہوتا:

پہلی: اللہ کی نعمتیں جو اس نے ان پر نچھاور کی ہیں جیسے صحت، مال واولاد اور امن وسکون پس ان کا انحصار شکر پر ہے اور اس کی بنیاد تین ستونوں پر ہے

(۱) دل سے اس کا اعتراف کرنا اور ظاہری طور پر اس کا بیان کرنا

(۲) اللہ کی مرضی کے مطابق اسے استعمال کرنا

(۳) اس کے ذریعہ سے اللہ کی اطاعت پر مدد طلب کرنا تاکہ وہ نعمتیں باقی رہیں بلکہ ان میں مزید اضافہ بھی ہو .

دوسری: اللہ کی طرف سے ابتلاء وآزمائش جس کے ذریعے وہ اپنے بندوں کو آزماتا ہے جیسے مرض، خوف، بھوک پس ایسے وقت میں اس نے صبر وتسلی کو فرض کیا ہے تاکہ اس پر اللہ انہیں اجر وثواب دے اور ان کی برائیوں اور گناہوں کو معاف کرے .

صبر: اور صبر کہتے ہیں نفس کو اس پر غصہ ہونے سے بھی روکنے کو جس پر کہ غصے ہونے کا اختیار ہو اور زبان کو عاجز مخلوق کے سامنے

شکوہ وشکایت کرنے سے باز رکھنے کو اور اعضاء وجوارح کو معصیت کے کاموں سے باز رکھنے کو جیسے مصیبت کے وقت رخساروں پر طماچے مارنا اور کپڑے پھاڑنا، ایسے فعل سے اللہ کے رسول ﷺ بری ہیں ۔ (دیکھئے الوابل الصیب ابن قیم ص٦)

صبر کی فضیلت اور اجر:

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

﴿ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ الَّذِينَ إِذَآ أَصَابَتْهُمْ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ أُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُونَ ﴾ البقرة: ١٥٥

”اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے، دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی

سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے ☆ جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالیٰ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ☆ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں ☆“

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ أَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ﴾

”صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے“

(الزمر : ١٠)

اور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

(١) ((وَمَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللَّهُ وَمَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرٌ وَأَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ))

”اور جو صبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسے صبر کی دولت عطا فرماتا ہے۔

صبر سے بہتر کسی شخص کو کوئی چیز نہیں عطا کی گئی''۔ (بخاری و مسلم)

(۲) ((عَجباً لِأَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ أَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَالِكَ لِأَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ أَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ ، وَاِنْ أَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْراً لَهُ))

''مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، اس کی ہر حالت اس کے لئے باعث خیر و بھلائی ہے اور یہ بات صرف مومن ہی کے لئے مخصوص ہے، اگر اسے خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اپنے رب کا شکر بجالاتا ہے جو اس کے لئے باعث خیر ہے، اور اگر اسے آزمائش سے دوچار ہونا پڑتا ہے تو وہ صبر کرتا ہے جو اس کے حق میں باعث خیر ہے'' (مسلم)

(۳) ((مَا يُصِيبُ الْمُسْلِمَ مِنْ نَصَبٍ وَلَا وَصَبٍ وَلَا هَمٍّ وَلَا حُزْنٍ وَلَا أَذًى وَلَا غَمٍّ حَتَّى الشَّوْكَةُ يُشَاكُهَا اِلَّا كَفَّرَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ خَطَايَاهُ))

''کوئی مسلمان جب کسی جسمانی تکلیف یا بیماری، یا چھوٹے بڑے غم، یا اذیت و تکالیف سے دوچار ہوتا ہے حتی کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جاتا ہے تو اللہ تعالی اس کے بدلے اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے'' (بخاری و مسلم)

(۴) ((اِذَا أَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدِهِ الْخَيْرَ عَجَّلَ لَهُ الْعُقُوبَةَ فِي الدُّنْيَا وَاِذَا أَرَادَ بِهِ الشَّرَّ أَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهِ حَتَّى يُوَافِيَ بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ))

''جب اللہ تعالی اپنے بندے کے لئے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دنیا میں ہی جلد عذاب دے دیتا ہے، اور جب اللہ تعالی کسی بندے کے ساتھ سختی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کے گناہوں پر اس کا مواخذہ نہیں کرتا یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کے گناہوں کی اسے پوری سزا ملے گی''۔

(اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے)

(۵) ((اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلاَءِ وَاِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَحَبَّ قَوْماً ابْتَلاَهُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَهُ الرِّضَا وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ))

"بڑا بدلہ بڑی مصیبت پر ہی ملتا ہے اور اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو انہیں مصیبتوں میں مبتلا کر دیتا ہے، تو جو اس مصیبت پر راضی رہے اس کو اللہ کی رضا حاصل ہوتی ہے اور جو اس مصیبت پر ناراض ہو اس کو اللہ کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑتا ہے"

(اسے ترمذی نے روایت کیا اور اس حدیث کو حسن کہا ہے)

(۶) ((مَا یَزَالُ الْبَلاَءُ بِالْمُؤْمِنِ فِیْ نَفْسِهِ وَوَلَدِهِ وَمَالِهِ حَتّٰى یَلْقَى اللّٰهَ تَعَالٰى وَمَا عَلَیْهِ خَطِیْئَةٌ))

"مومن مرد اور مومن عورت پر جان، مال اور اولاد کی مصیبتیں نازل ہوتی رہتی ہیں یہاں تک کہ وہ جب اللہ کی بارگاہ میں پیش ہوگا تو اس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوگا" (اسے ترمذی نے روایت کیا اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے) دیکھئے ریاض الصالحین امام نووی

ص ۲۷-۴۵ باب الصبر

وجوب صبر :

مسلمان کو نازل شدہ تکلیف پر صبر کرنا چاہئے ناراضگی کا اظہار نہ کرے، اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے کا حکم دیا ہے اور اس پر اجر وثواب کا وعدہ کیا ہے ہاں بیمار سے اگر ان کے حال کے بارے میں پوچھا جائے تو مخلوق میں سے کسی کے سامنے شکایت کئے بغیر یہ کہہ سکتا ہے کہ میں بیمار ہوں یا مجھے تکلیف ہے اور ساتھ ہی یہ بھی کہے کہ یہ مقدر میں لکھا ہے اللہ نے جو چاہا وہ ہوا ہے ہر حال میں اللہ ہی تعریف کے لائق ہے: ﴿قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلاَّ مَا کَتَبَ اللّٰهُ لَنَا﴾

"آپ کہہ دیجئے کہ ہمیں سوائے اللہ کے ہمارے حق میں لکھے ہوئے کے کوئی چیز پہنچ ہی نہیں سکتی" (سورہ توبہ:۵۱)

پس اللہ کی قضاء وقدر پر راضی ہو جائے اور اس پر صبر کرے۔

علاج معالجہ کا استحباب:

مسلمان بیمار کیلئے مستحب ہے کہ مباح اور حلال ادویہ کے ذریعے علاج کرے، اس لئے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یُنْزِلْ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَهُ شِفَاءً فَتَدَاوُوْا))

"اللہ نے جتنی بیماریاں اتاری ہیں ان کا علاج بھی اتارا ہے پس علاج کرو" (ابن ماجہ وحاکم)

تاہم حرام اشیاء کے ذریعے علاج کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ شراب، سگریٹ اور خنزیر وغیرہ کیونکہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے :

((اِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَجْعَلْ شِفَاءَ کُمْ فِیمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ))

"جو چیزیں اللہ نے تم پر حرام کی ہیں ان میں شفا نہیں رکھی ہے"

(اسے روایت کیا ہے طبرانی نے صحیح اسناد کے ساتھ)

مریض کی دعا اور اسکے لئے دعا؟

اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

(۱) ﴿وَقَالَ رَبُّکُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ﴾

"اور تمہارے رب کا فرمان ہے کہ مجھ سے دعا کرو میں تمہاری دعاؤں کو قبول کرونگا" (غافر:۶۰)

(۲) اللہ کے نبی حضرت ایوب علیہ السلام جب بیمار ہوئے تو اللہ کو پکارا پس اللہ نے شفادی

﴿وَاَیُّوْبَ اِذْ نَادٰی رَبَّهُ اَنِّی مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَکَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ﴾

"ایوبؑ کی اس حالت کو یاد کرو جبکہ انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ مجھے یہ بیماری لگ گئی ہے اور تو رحم کرنے والوں میں سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ☆ تو ہم نے ان کی سن لی اور جو دکھ انہیں تھا اسے دور کر دیا" . (انبیاء ۸۳)

(۳) ہمارے نبی حضرت محمد ﷺ اپنا ہاتھ مریض پر رکھتے اور
کہتے :((اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ أَذْھِبْ الْبَاسَ اشْفِ أَنْتَ
الشَّافِی لاَ شِفَاءَ اِلاَّ شِفَاءُ کَ شِفَاءً لاَ یُغَادِرُ سَقْمًا))
’’اے اللہ انسانوں کے پالنے والے، تکلیف دور فرما، شفادے،
توہی شافی ہے تیرے سوا کسی کے پاس شفا نہیں ہے ایسی شفادے
کہ کوئی بیماری باقی نہ رہے‘‘ (بخاری ومسلم)

(۴) ایک شخص نے آپ ﷺ سے درد کی شکایت کی تو آپ
نے اس سے فرمایا : جسم کی درد والی جگہ پر ہاتھ رکھ اور تین بار
بسم اللہ کہہ اور سات بار یہ دعا پڑھ :
((أَعُوْذُ بِعِزَّ ةِ اللّٰہِ وقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ ما أَجِدُ وأُحاذِرُ))
’’میں اللہ کی بڑائی اور اس کی قدرت کی پناہ لیتا ہوں اس شر سے
جو میں محسوس کررہا ہوں اور جس کا مجھے اندیشہ ہے ،،(مسلم)

(۵) نبی ﷺ نے فرمایا ہے: کوئی مسلمان جب کسی ایسے مریض

کی بیمار پرسی کرے جس کی موت کا وقت نہ آپہنچا ہو اور سات دفعہ
یہ کہے ((اَسْاَلُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ
یَشْفِیْکَ))
’’میں بڑی عظمت والے اللہ سے جو عرش عظیم کا رب ہے سوال کرتا
ہوں کہ وہ تجھے شفادے‘‘
((اِلاَّ عَافَاہُ اللّٰہُ مِنْ ذٰلِکَ الْمَرَضِ))
’’تو اللہ اسے اس مرض سے عافیت دیتا ہے‘‘ (ترمذی وابوداؤد)

۶۔ صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم ﷺ بیمار ہو گئے تو حضرت
جبریل علیہ السلام نے آپ ﷺ پر یہ دم پڑھا :
((بِسْمِ اللّٰہِ أَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ
کُلِّ نَفْسٍ أَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اللّٰہُ یَشْفِیْکَ بِسْمِ اللّٰہِ
أَرْقِیْکَ))
’’میں اللہ کے نام کا دم پڑھتا ہوں ہر اس بیماری سے جو آپ کو ایذا

دے رہی ہے اور ہر نفس کے شر اور حسد کرنے والی آنکھ کے شر
سے، اللہ آپ کو شفا دے گا، اللہ کے نام سے میں آپ کو دم کرتا
ہوں'' (ریاض الصالحین ص ۴۳۴)

مریض پر واجب ہونے والی چیزیں:

(۱) بیمار ہونے کی صورت میں ایک مسلمان بندہ کا اللہ کے بارے
میں اچھا گمان ہونا چاہئے کہ وہ اس پر رحم کرے گا، عذاب نہیں دیگا
اور مغفرت فرمائے گا، مواخذہ نہیں کریگا، اس لئے کہ وہ وسیع
مغفرت والا ہے اور اس کی رحمت ہر چیز کو شامل ہے، کیونکہ اللہ
کے رسول ﷺ کا ارشاد ہے: ((لَا يَمُوتَنَّ أَحَدُكُمْ إِلَّا
وَهُوَ يُحْسِنُ الظَّنَّ بِاللهِ))
''تمہاری موت اس حال میں آئے کہ اللہ کے ساتھ اچھا گمان ہو''
(مسلم)

ایک قدسی حدیث میں آپ ﷺ نے فرمایا ہے:
''اللہ تعالی فرماتا ہے: میں اپنے بندے کے گمان کے نزدیک
ہوں، اور اس کے اسی گمان کے مطابق اس کے ساتھ معاملہ
کرونگا'' (بخاری ومسلم نیز دیکھئے منہاج المسلم شیخ ابوبکر جابر جزائری کی
ص ۲۶۹-۲۷۱)

(۲) بیمار ہونے کی صورت میں ایک مسلمان بندہ کا دل خوف و
رجاء کے درمیان ہونا چاہیئے، اپنے گناہوں پر اللہ کے عذاب
سے ڈرے اور اسکی رحمت کی امید رکھے۔ اور آپ ﷺ نے
فرمایا ہے:
((لَا يَجْتَمِعَانِ (الخَوْفُ وَالرِّجَاء) فِي قَلْبِ عَبْدٍ فِي
مِثْلِ هَذَا المَوْطِنِ إِلَّا أَعْطَاهُ اللهُ مَا يَرْجُو وَآمَنَهُ
مِمَّا يَخَافُ))
''ایسے وقت میں جس بندہ کے دل میں یہ دونوں باتیں (ڈر اور
امید) جمع ہوتی ہیں، اللہ تعالی اس کو وہ چیز دیتا ہے جس کی وہ امید

رکھتا ہے اور بے خوف کرتا ہے اس چیز سے جس سے وہ ڈرتا ہے''

(اس حدیث کو امام ترمذی نے حسن اسناد کے ساتھ روایت کیا ہے)

(۳) اور مرض کی شدت وتکلیف کی وجہ سے دل برداشتہ ہو کر کوئی اپنی موت کی تمنا نہ کرے، اس لئے کہ مسلمان کی عمر اس کے لئے خیر ہی میں اضافہ کا سبب بنتی ہے، اگر وہ اس کے لئے اپنے آپ کو مجبور پائے تو پھر اس طرح کہے:

((اَللّٰھُمَّ أَحْیِنِی مَا کَانَتِ الحَیَاۃُ خَیْرًا لِی وَتَوَفَّنِی اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِی وَاجْعَلِ الحَیَاۃَ زِیَادَۃً لِی فِی کُلِّ خَیْرٍ وَالْمَوْتَ رَاحَۃً لِی مِنْ کُلِّ شَرٍّ))

''اے اللہ جب تک میرا زندہ رہنا میرے حق میں بہتر ہو تو مجھے زندہ رکھ اور اگر میرے لئے موت بہتر ہو تو مجھے موت دیدے اور میرے لئے زندگی کو خیر و بھلائی میں زیادتی کا سبب بنا اور میرے لئے موت کو ہر برائی سے راحت وآرام کا سبب بنا''۔

(۴) اگر اس پر لوگوں کے حقوق ہوں قرض (دین) یا امانتیں یا

مظالم (کسی پر ظلم وزیادتی کی ہو) تو چاہئے کہ وہ ان لوگوں کو ادا کردے یا اگر ممکن ہو تو ان سے معاف کروالے ورنہ اس کی ادائیگی کی وصیت کردے تاکہ وہ لوگوں کے حقوق سے بریء الذمہ ہو جائے اور اگر اس نے ایسا نہیں کیا اور مرگیا تو کل قیامت کے دن اس کے ظلم کے موافق اس کی نیکیاں اس سے لے لی جائیں گی اگر اس کے پاس نیکیاں ہیں ورنہ اس مظلوم وحقدار کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی، جیسا کہ اس حدیث میں ہے جس کو امام بخاری اور مسلم نے اسی معنی ومفہوم میں روایت کیا ہے

(۵) ضروری ہے اس طرح کی وصیت میں جلدی کی جائے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے

((مَا حَقُّ امْرِیءٍ مُسْلِمٍ لَہُ شَیْءٌ یُرِیْدُ أَنْ یُوصِی بِہِ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہُ مَکْتُوبَۃٌ عِنْدَہُ))

''کسی مسلمان کے معاملات میں اگر کوئی چیز وصیت کی متقاضی ہو

تو دو راتیں گزارنے سے قبل اس کی وصیت تحریری شکل میں اس کے پاس ہونی چاہئے''۔ (بخاری مسلم)

(۶) مالدار لوگوں کیلئے ہے کہ خیر کے کاموں میں اپنے مال سے تہائی حصہ وصیت کریں اور اس سے زیادہ کی وصیت نہیں کرسکتے کیونکہ آپ ﷺ کا فرمان ہے اس شخص کے بارے میں جس نے ایک تہائی مال سے زیادہ وصیت کرنے کے بارے میں پوچھا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا تھا:

((الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ))

''ایک تہائی مال کی وصیت کرسکتے ہو اگرچہ یہ بھی زیادہ ہے''
(بخاری ومسلم)

(۷) وصیت کے ذریعے کسی کو ضرر پہنچانا حرام ہے بایں طور کہ بعض ورثہ کو اس کے وراثت کے حق سے محروم کرنیکی وصیت کرے یا اس میں بعض کو بعض پر فوقیت دے یا ایسے قرضہ کی ادائیگی کی وصیت کرے جو اس پر نہیں ہے یا کسی وارث کے لئے

وصیت کرے کیونکہ وارث کیلئے وصیت جائز ہی نہیں ہے۔

(دیکھئے أحکام الجنائز وبدعها شیخ ناصر الدین البانی ص ۳-۷)

(۸) مریض کے لئے مناسب ہے کہ وہ اپنے آپ کو ایسی چیزوں کے ساتھ مشغول رکھے جن پر اس کو اجر وثواب ملیگا پس فرائض کی حفاظت کرے اور اس کے ساتھ نفلی عبادت بھی کرتا رہے اور اپنی بیوی، پڑوسی اور ہر اس شخص سے جس سے اس کے تعلقات ہیں اگر ان لوگوں سے کوئی جھگڑا ہے تو انہیں راضی کرلے اور نمازوں کی حفاظت کرے اور نجاستوں سے بچے اور ان کی سب مشقتوں پر صبر کرے اور اپنے نفس کی حفاظت کرے ناخن تراش کر اور زیر ناف وغیرہ بال صاف کرکے اور ہر چیز میں اللہ ہی پر بھروسہ رکھے۔ (دیکھئے کشاف القناع عن متن الاقناع شیخ منصور البھرتی ج۲ ص ۸۰)

(۹) ہر مسلمان پر واجب ہے بالخصوص مریض پر کہ وہ اپنی تمام برائیوں اور گناہوں پر اللہ سے توبہ کرے اور جن معاصی کا وہ

ارتکاب کررہا تھا ان پر نادم ہو اور انہیں چھوڑ دے اور آئندہ ان کی طرف عدم اعادہ کا عزم مصمم کرلے تاکہ اس کی توبہ قبول ہو جائے.

(۱۰) قرآن کریم کی تلاوت، اللہ کا ذکر، دعا، استغفار اور تسبیح و تهلیل (لا الہ الا اللہ) کثرت کے ساتھ کرنی چاہئے کیونکہ اللہ توبہ کرنے والے کی توبہ کو قبول کرتا ہے اور بخشش طلب کرنے والے کو بخش دیتا ہے اور یاد کرنے والے کو یاد کرتا ہے اور پکارنے والے کی پکار کو سنتا ہے

﴿وَهُوَ الَّذِي يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهِ وَيَعْفُو عَنِ السَّيِّئَاتِ وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ﴾

’’وہی ہے جو اپنے بندوں کی توبہ قبول فرماتا ہے اور گناہوں سے درگذر فرماتا ہے اور جو کچھ تم کررہے ہو (سب) جانتا ہے‘‘.

(الشوری ۲۵)

مریض کیلئے طہارت و پاکی حاصل کرنے کا طریقہ:

(۱) مریض پر واجب ہے کہ جب وہ نماز کا ارادہ کرے تو پانی کے ذریعہ پاکی حاصل کرے حدثِ اصغر کیلئے وضو کرے جیسے پائخانہ، پیشاب اور نیند، اور حدثِ اکبر سے غسل کرے جیسے جنابت جماع واحتلام سے اور عورت کے حق میں حیض ونفاس.

(۲) اگر پانی سے پاکی حاصل کرنیکی استطاعت نہ رکھتا ہو، عاجز ہونیکی وجہ سے یا مرض کے بڑھ جانے کے خوف یا شفا میں تاخیر کی وجہ سے تو وہ تیمّم کرلے.

(۳) تیمّم کا طریقہ: پہلے دل میں نیت کرے پھر بسم اللہ کہے اور دونوں ہاتھوں کو پاک زمین پر ایک بار مارے اور اس سے پہلے اپنے چہرے پر اور پھر دونوں ہتھیلیوں پر مسح کرے.

(۴) جب تیمّم کے لئے زمین نہ پائے تو کسی برتن یا رومال میں مٹی رکھ لینے میں کوئی حرج نہیں ہے اور اس سے تیمّم کرلے.

(۵) جب کسی نماز کے لئے تیمّم کیا اور دوسری نماز کے وقت تک طہارت میں باقی ہے تو پہلے والے تیمّم ہی سے نماز پڑھے گا اور پھر سے تیمّم لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے اس لئے کہ وہ تیمّم پر قائم ہے اور کوئی ایسی چیز نہیں پائی گئی جو اسکے تیمّم کو باطل کر دے.

(٦) مریض پر واجب ہے کہ وہ کسی پاک چیز پر نماز پڑھے اگر استطاعت نہ ہو تو جس پر ممکن ہے اسی پر پڑھ لیگا اور اس کی نماز صحیح ہے اور اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے.

(۷) مریض پر واجب ہے کہ اپنے کپڑوں کو نجاستوں سے پاک وصاف کر لے یا اسے نکال لے اور پاک صاف کپڑا پہن لے اگر کوئی دوسرا کپڑا نہ پائے یا اسے نکالنے کی طاقت نہ ہو تو اسی حالت میں نماز پڑھ لے اور اس کی نماز صحیح ہے اور اسے اعادہ کی ضرورت نہیں ہے.

(۸) مریض پر واجب ہے کہ وہ پاک چیز پر نماز پڑھے اگر وہ نجس

چادر فرش پر ہے تو اسے دھو لے یا پاک چادر سے بدل لے یا اس پر کوئی پاک چیز بچھا لے اگر استطاعت نہ ہو تو جس پر ہے اسی پر نماز پڑھ لیگا اور اس کی نماز صحیح ہے اور اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے :

﴿لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا﴾

" اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا "

(البقرة:۲۸٦)

(۹) جب اعضاء وضو پر کوئی چیز ہو پٹی یا پلاسٹر یا بنڈیز تو حدثِ اکبر اور اصغر سے پاکی حاصل کرنے میں اس پر مسح کریگا یہاں تک کہ اسے نکال دیا جائے یا جو کچھ اس کے نیچے ہے اس سے شفا مل جائے.

(دیکھئے رسالة الصلاة والطهارة لأهل الأعذار شیخ محمد صالح عثیمین)

نماز

(۱) نماز ہر بالغ وعاقل پر واجب ہے حائضہ اور نفاس والی عورت کے علاوہ اسکے حیض ونفاس کے ایام میں اسے نماز معاف ہے .

(۲) صحت ومرض، سفر وحضر اور امن وخوف ہر حال میں اس پر واجب ہے استطاعت کے مطابق :

﴿ فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ﴾

''پس جہاں تک تم سے ہو سکے اللہ سے ڈرتے رہو'' (التغابن ۱۶)

(۳) جب تک عقل موجود ہے اس سے نماز ساقط نہیں ہوگی بلکہ اپنی حالت کے مطابق نماز پڑھے گا کیونکہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿ وَاعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَأْتِيَكَ الْيَقِيْنُ ﴾

''اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہیں یہاں تک کہ آپ کو موت آجائے'' (الحجر ۹۹)

یعنی یہاں تک کہ آپ فوت ہو جائیں، اور نماز عبادت کی اساس وبنیاد ہے .

(۴) یہ بات مشاہدہ میں آتی رہتی ہے کہ بعض لوگ جب بیمار ہوتے ہیں تو نماز چھوڑ دیتے ہیں ایسے میں ان پر عظیم خطرہ ہے اس لئے کہ اگر کوئی اسی بیماری میں مرگیا تو اس نماز کو چھوڑنے کی وجہ سے گناھگار ہوکر اللہ سے ملاقات کریگا جو دین کا ستون اور اللہ سے رابطہ کا ذریعہ ہے .

(۵) مریض پر واجب ہے کہ وہ فرض نماز کھڑے ہوکر ادا کرے چاہے جھک کر ہو یا دیوار یا کھمبا یا لاٹھی کا سہارا لیکر .

(۶) اگر کھڑے ہوکر نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو بیٹھ کر ادا کرلے.

(۷) اگر بیٹھ کر نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو قبلہ کے طرف متوجہ ہوکر پہلو کے بل ادا کرلے اور بائیں پہلو سے

افضل دایاں پہلو ہے اگر قبلہ کی طرف متوجہ ہونا ممکن نہ ہو تو جس طرف متوجہ ہے اسی طرف پڑھ لے اور اسے پر دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے .

(۸) اگر پہلو کے بل نماز ادا کرنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو پیٹھ کے بل چت ہو کر ادا کرے اور اس کے دونوں پاؤں قبلہ کی طرف ہوں اور افضل یہ ہے کہ سر کو تھوڑا اٹھائے تا کہ قبلہ کی طرف متوجہ ہو جائے اور اگر پاؤں کو قبلہ کی طرف کرنے کی استطاعت نہ ہو تو جس طرف ہے اسی حال میں نماز پڑھ لے اور اس پر نماز کو دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے.

آپ ﷺ نے فرمایا ہے :

((صَلِّ قَائِماً فَإنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِداً فَإنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلٰى جَنْبِكَ))

"کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے ہو تو

بیٹھ کر ادا کرو اور اگر اس کی طاقت بھی نہیں رکھتے ہو تو پہلو کے بل"

(اس حدیث کو امام بخاری اور دیگر ائمہ نے روایت کیا ہے، اور امام نسائی نے اس اضافے کے ساتھ روایت کیا ہے) :

((فَإنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَمُسْتَلْقِياً لاَ يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْساً إلاَّ وُسْعَهَا))

"اور اگر اس کی طاقت نہیں رکھتے ہو تو چت لیٹ کر اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا".

(۹) مریض پر واجب ہے کہ وہ مکمل رکوع اور سجدہ کرے اور اگر اس کی استطاعت نہیں رکھتا ہے تو رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرے اور سجدے کے لئے رکوع کی نسبت سر کو زیادہ جھکائے.

(۱۰) اگر رکوع اور سجدے کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی استطاعت نہ ہو تو آنکھ سے اشارہ کرے اور دل سے اس کام کو انجام دے، لیکن انگلی سے اشارہ کرنا جس طرح بعض مریض

کرتے ہیں اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے .

(١١) مریض کا اجر وثواب تندرست سے کم نہ ہوگا جب کہ وہ نماز اپنی حالت کے مطابق پڑھ لے کیونکہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے:

((إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ أَوْ سَافَرَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ مِنَ الأَجْرِ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ صَحِيْحاً مُقِيْماً))

''جب کوئی مومن بندہ بیمار ہوجاتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اللہ تعالی اس کے لئے ویسے ہی عمل کا اجر وثواب لکھتا ہے جیسا وہ حالت اقامت وصحت میں کررہا تھا''. (أحمد وبخاری)

(١٢) اور مریض کے لئے قیام کی قدرت کے باوجود پیٹھ کے بل چت لیٹ کر نماز جائز ہے آنکھ وغیرہ کے علاج کے سبب بشرطیکہ یہ کسی مسلمان باوثوق ڈاکٹر کے حکم سے ہو اور رمضان کا روزہ چھوڑ سکتا ہے جبکہ ڈاکٹر یہ طے کرے کہ روزہ اس کے مرض میں اضافہ

کرسکتا ہے .

(١٣) مریض پر واجب ہے کہ ہر نماز اپنی استطاعت کے مطابق اس کے وقت ہی میں پڑھے اور اس کے لئے جائز نہیں ہے کہ بلا وجہ وقت سے تاخیر کرے .

(١٤) اگر ہر نماز کو اس کے وقت ہی میں پڑھنا دشوار ہوجائے تو اس کے لئے جائز ہے کہ ظہر اور عصر کی نمازوں کو ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں جمع کرلے اور مغرب وعشا کی ان دونوں میں سے کسی ایک کے وقت میں جمع کرلے جمع تقدیم یا جمع تاخیر جو بھی مناسب اور اس کیلئے آسان ہو :

﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلاَ يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ﴾

''اللہ تعالی کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں''.

(البقرة ١٨٥)

ہر قسم کی تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جو سارے جہان کا رب ہے اور اللہ کی رحمتیں ہوں حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے تمام آل واصحاب پر ۔

کتبہ الفقیر الی اللہ / عبداللہ بن جار اللہ الجاراللہ

بتاریخ ۱/۸/۱۴۰۳ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مفید طبی مشورے

(۱) زیادہ جاگنے، سستی وکاہلی اور زیادہ تھکان سے بچیئے ۔

(۲) روزانہ غسل کرنے کی عادت ڈالئے اور ہلکا کپڑا اوڑھیئے جو کشادہ اور ساتر ہو ۔

(۳) کھانے پینے اور خصوصاً دوپہر کے کھانے میں گوشت تناول کرنے میں اعتدال ومیانہ روی اختیار کیجئے ۔

(۴) شراب، تمباکو اور نشہ آور چیزوں سے بچیئے اور چائے قہوہ کم کیجئے ۔

(۵) روزانہ مختلف قسم کی ورزشوں کی عادت ڈالنا اور صاف ستھری ہوا میں سانس لینا ۔

(۶) بھیڑ بھڑکے سے دور رہنا اور بقدر امکان مریض کے ساتھ اختلاط سے بچنا ۔

(۷) پھل استعمال کر کے اور سونے سے پہلے پانی پیکر قبض کی شکایت سے بچیئے .

(۸) کھانا پکانے کے طریقہ کو خاص اہمیت دینا چاہیئے اور جو چیز پکائی جانے والی نہیں ہے اس کو استعمال سے پہلے اچھی طرح صاف کر لینا چاہیئے .

(۹) دانتوں کے ساتھ انتہائی درجے کا اہتمام کرنا چاہیئے اور جو ناقص ہے اسے پورا کرنا اور اسے مسواک سے صاف رکھنا چاہیئے .

(۱۰) شام کو جلد سوئیں اور صبح سویرے جاگیں صبح عافیت اور ہوش وحواس کے ساتھ ہوں گے .

(۱۱) جب صبح جاگیں تو بوجھل ہو کر بستر میں الٹ پلٹ نہ ہوں اس لئے کہ یہ جسم کو کمزور کر دیتا ہے .

(۱۲) منہ سے سانس نہ لیں ناک سے سانس لیں اس لئے کہ یہ طریقہ پھیپھڑوں کو مضبوط کرتا ہے .

(۱۳) غسل، تھکاوٹ، کھانے اور جماع کے فوراً بعد پانی مت پیجئے .

(۱۴) ایک ہی سانس میں پانی مت پیجئے اس طرح آپ آسودہ نہیں ہو سکتے بلکہ برتن سے باہر تین بار سانس لیجئے .

(۱۵) منہ اور دانت معدہ کا دروازہ ہیں اور معدہ بیماری کی جڑ اور مصیبت کا گڑھ ہے .

(۱۶) روزانہ دودھ پیجئے وہ مزیدار آسانی سے ہضم ہونے والی کامل غذا ہے .

(۱۷) پھل اور ہری سبزیاں چستی اور نشاط کا باعث ہوتی ہیں اور ان کے چھلکے اور پتے مانع قبض ہیں اس لئے کہ یہ معدنی نمک اور ویٹامین پر مشتمل ہوتے ہیں .

(۱۸) انڈا معدنی نمکین اور وٹامن سے بھرپور زود ہضم اور جسم کی نشوونما کرنے والی بہترین غذا ہے .

(۱۹) گوشت، مچھلی، دودھ، انڈا، غذا کا بنیادی مصدر ہے جسمانی خلیے اسی سے بنتے ہیں اور یہی تلف شدہ خلیوں کا عوض ہے ۔

(۲۰) تیل کے استعمال میں زیادتی مت کیجیئے وہ آپ کے ہاضمہ کو خراب کردیگا، جگر کو کمزور اور جسم کو ڈھیلا اور موٹا بنادیگا ۔

(۲۱) کھانے میں اسراف وفضول خرچی مت کیجیئے کہ بدہضمی کا شکار ہوجائیے ارشاد نبوی ہے :

((ماملأ آدمی وعاءً شراً من بطنه))

''بنو آدم نے پیٹ سے بڑھ کر کسی اور برے برتن کو نہیں بھرا ''

(ترمذی، ابن ماجہ، مستدرک حاکم، مسند احمد).

(۲۲) مختلف اقسام کے کھانے کھائیے تاکہ آپ کو ان سے زیادہ فائدہ حاصل ہو، اور آپ چست اور تروتازہ رہیں ۔

(۲۳) کیا آپ جانتے ہیں کہ کھانے کے بعد سیب کو اچھی طرح دھولینے کے بعد چھلکا اتارے بغیر کھانے سے دانت صاف ہوجاتے ہیں یہ اعصاب کو راحت پہچاتا ہے اور قبض کو ختم

کرتا ہے.

(۲۴) گاجر کھانا یا اس کا جوس پینا آنکھوں کیلئے مفید ویٹامین کا اہم مصدر ہے ۔

۲۵۔گندمی (براؤن) روٹی سفید روٹی کے مقابلہ میں زیادہ وٹامن پر مشتمل ہوتی ہے ۔

اللہ ہی توفیق دینے والا ہے

مصادر ومراجع :

۱۔الدین والصحة عباس کرارہ ص ۴۶

۲۔الموجز فی علم التغذیة وتغذیة المرضی ص ۱۴۵

أهدافنا

- القيام بواجب الدعوة والإبلاغ والإعزار وإقامة الحجة.
- دعوة غير المسلمين إلى الإسلام بالحكمة والموعظة الحسنة.
- الإهتمام بالمسلمين الجدد وتعليمهم مايلزم من أمور دينهم.
- توعية المسلمين أصلاً من الجاليات ، ودعوتهم إلى ترك البدع والخرافات والشركيات وأزالة الشبهات لديهم.
- توثيق العلاقات بين المسلمين أصلاً والمسلمين الجدد ، وتدريبهم على كيفية دعوة غيرهم.
- إقامة دورات للعلوم الشرعية بلغات مختلفة وطباعة الكتب والمطويات والاشرطة.
- إقامة المسابقات والنشاطات الموسمية كرحلات الحج والعمرة ومشروع إفطار الصائم في كل عام.

الدمام ٣١٤٩٣ ص.ب ١٣٣٠٠ هاتف: ٨٢٧٢٧٧٢ - ٨٠٥٤٤٤٥

ISLAMIC DAWAH & GUIDANCE CENTER DAMMAM

Dammam **31493** P.O.Box **13300** Tel.:**8272772 – 8054445**